بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمۃ الحرمین :

"عید میلاد" اہلِ لاہور کی ایجاد ہے!

"اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ"؟

روزنامہ "کوہستان" مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء میں احسان بی۔ اے لکھتے ہیں :

"لاہور میں عید میلاد النبیؐ —
— پہلا جلوس ۱۹۳۳ء میں انجمن فرزندانِ توحید نے ترتیب دیا"

"لاہور میں عید میلاد النبیؐ کا جلوس سب سے پہلے ۵ جولائی ۱۹۳۳ء، مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ کو نکلا۔ اس کے لیے انگریزی حکومت سے باقاعدہ لائسنس حاصل کیا گیا تھا۔ اس کا اہتمام انجمن فرزندانِ توحید موچی دروازہ نے کیا۔ اس انجمن کا مقصد ہی اس جلوس کا اہتمام کرنا تھا۔

انجمن کی ابتداء ایک خوبصورت جذبے سے ہوئی۔ موچی دروازہ لاہور کے ایک پرجوش نوجوان حافظ معراج الدین اکثر دیکھا کرتے تھے کہ ہندو اور سکھ اپنے دھرم کے بڑے آدمیوں کی یاد بڑے شاندار طریقے سے مناتے ہیں۔ اور ان دنوں میں ایسے لمبے لمبے جلوس نکلتے ہیں کہ کئی بازار ان کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں۔ حافظ معراج الدین کے دل میں خیال آیا کہ دنیا کے لیے رحمت بن کر آنے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں اس سے بھی زیادہ شاندار جلوس نکلنا چاہیے ...... انھوں نے ایک انجمن قائم کی، جس کا مقصد عید میلاد النبیؐ کے موقع پر جلوس مرتب

کرنا تھا۔ اس میں مندرجہ ذیل عہدہ دار تھے:

(۱) صدر مستری حسین بخش (۲) نائب صدر مہر معراج دین (۳) حافظ معراج الدین (۴) پراپیگنڈہ سیکرٹری میاں خیر دین بٹ (بابا خیرا) (۵) خزانچی حکیم غلام ربانی۔

اشتہارات کے ذریعہ جلوس نکالنے کے ارادہ کو مشتہر کیا گیا۔ چست اور چاق و چوبند نوجوانوں کی ایک رضاکار جماعت بنائی گئی اور جگہ جگہ نعتیں پڑھنے کا انتظام کیا گیا —— الخ!"

—— جبکہ روزنامہ "مشرق" مؤرخہ ۲۶ جنوری ۱۹۸۴ء (۲۱ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ) میں مصطفٰے کمال پاشا کی تحریر یوں ہے:

"لاہور میں ۱۲ ربیع الاوّل کا جلوس کیسے شروع ہوا؟"

"آزادی سے پیشتر ہندوستان میں حکومتِ برطانیہ ۲۵ دسمبر کو حضرت عیسیٰؑ کے یوم پیدائش کو بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منانے کا انتظام کرتی اور اس روز کی فوقیت کو دوبالا کرنے کے لیے اس دن کو "بڑے دن" کے نام سے منسوب کیا گیا . . . . . تاکہ دنیا میں ثابت کیا جا سکے کہ حضرت مسیحؑ ہی نجات دھندہ تھے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول کو اس دنیا میں تشریف لائے اور اسی روز وفات پائی۔ کچھ لوگ اس یوم مقدس کو "۱۲ وفات" کے نام سے پکارتے ہیں۔ آزادی سے پیشتر اس یوم کے تقدس کے پیشِ نظر مسلمانانِ لاہور نے اظہارِ مسرتؔ[لہ] و عقیدت کے طور پر جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا . . . . . ان دنوں کانگرس اپنے اجتماع موری دروازہ میں منعقد کیا کرتی تھی اور اس کے مقابلہ میں مسلمان اپنے اجتماع موچی دروازہ لاہور

لہ اس عبارت کو بغور پڑھیے، یہ "اظہارِ مسرت" ولادت پر ہے یا وفات پر؟ —— بایں عقل و دانش بباید گریست۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

میں منعقد کرتے تھے۔ لہٰذا موچی دروازہ کو سیاسی مرکز ہونے کے علاوہ سب سے پہلے عید میلاد النبیؐ کا جلوس نکالنے کا شرف بھی حاصل ہے۔ عملی طور پر اس کی قیادت انجمن فرزندانِ توحید موچی گیٹ کے سپرد ہوئی، جس میں حافظ معراج دین . . . . . وغیرہ شامل تھے۔ انجمن کی زیرِ قیادت جلوس کو دلہن کی طرح سجایا جاتا۔ جلوس میں شامل نوجوانوں پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کی جاتیں۔ سیاسی اور سماجی کارکنوں کے علاوہ جلوس کے آگے پہلوانوں کی ٹولی بھی شمولیت کرتی —— الخ!"

واضح رہے، روزنامہ "کوہستان" نے انجمن کے عہدہ داران کی تصویریں، جب کہ روزنامہ "مشرق" نے مذکورہ لائسنس کا عکس بھی شاملِ اشاعت کیا ہے!

قرآنِ مجید میں ہے:

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" (المائدۃ: ۳)

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور میں نے اسلام کو بطورِ دین تمہارے لیے پسند فرما لیا ہے!"

یہ آیت ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی —— یعنی دین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں مکمل ہو چکا تھا! —— دین پورے کا پورا، نیز آپؐ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ سنّت کی کتابوں میں محفوظ ہے، لیکن اس میں عید میلاد کا دُور دُور تک کہیں اتہ پتہ نہیں ملتا[1] —— ہاں بلکہ روزنامہ "کوہستان" اور روزنامہ "مشرق" کی مذکورہ تحریریں (جن کی فوٹو سٹیٹ ادارہ "محدث" کے پاس موجود ہے) اس امر پر شاہد ہیں کہ عید میلاد اہلِ لاہور کی ایجاد ہے، اور سب سے پہلا جلوس ۱۹۳۳ء، مطابق ۱۳۵۲ھ میں موچی گیٹ لاہور سے نکلا، لیکن جسے آج دین و شریعت کا درجہ حاصل ہو چکا ہے —— اور یہی بدعت کی تعریف ہے، جس کے بارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] بلکہ اس کے بعد بھی کئی صدیوں تک! —— تفصیل اسی شمارہ کے آئندہ صفحات میں دیکھی جا سکتی ہے۔

علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ :

"من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد" (بخاری، مسلم)

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا، جو اس میں سے نہیں، تو وہ مردود ہے"

نیز فرمایا :

"کلّ محدثۃ بدعۃ وکلّ بدعۃ ضلالۃ وکلّ ضلالۃ فی النّار"

"(دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے —— اور ہر گمراہی جہنّم میں جھونکی جائے گی !"

—— کیوں نہ ہو، بدعت اس امر کی مقتضی ہے کہ :

- دین کی تکمیل ابھی تک نہیں ہوئی ! —— حالانکہ یہ قرآنِ مجید کی تکذیب ہے، جو صریح کفر ہے !
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین و شریعت کے جملہ امور ہم تک نہیں پہنچائے، بلکہ بعض امور کو ہم سے چھپا لیا تھا ! —— حالانکہ یہ شانِ رسالت پر طعن ہے، اور اس کے بھی کفر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں !
- خیر و ثواب کے بعض امور سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (معاذ اللہ) محروم رہ گئے تھے ! —— حالانکہ یہ توہینِ رسالت ہے، جس کا کسی مسلمان سے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا !
- جس نیکی اور ثواب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو محروم رہے، اب دوسرے اسے انجام دے رہے ہیں ! —— یہ بھی توہینِ رسالت کی بدترین شکل ہے، اور آپؐ کے حق میں گستاخی ہے "نعاذنا اللہ ......!"
- شارع اللہ ربّ العزّت نہیں، بلکہ شارع وہ ہے جو دین میں ایک نئے کام کو رواج دے کر اپنی طرف سے دین مقرر کر رہا ہے —— حالانکہ قرآنِ مجید میں ہے :

"اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ"

(الشوریٰ : ۲۱)

"کیا اُن کے ایسے شریک ہیں، جنھوں نے ان کے لیے دین سے وہ باتیں مقرر کیں، جن کا

اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا؟"

—— چنانچہ یہ صریح شرک ہے، جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ" (النّسآء: ۴۸-۱۱۶)

"یقیناً اللہ تعالیٰ شرک معاف نہیں فرمائیں گے —— اس کے علاوہ، جسے جو چاہیں گے، معاف فرمادیں گے!"

اے اھلِ وطن!

ذرا سوچو تو سہی، ملک گیر سطح پر بدعات کے خوگر بن کر تم کس راہ کے مسافر ہو؟ —— بالآخر تمہیں اللہ رب العالمین کی عدالت میں پیش ہونا ہے، جہاں توحید و سنت کا صلہ جنّت ہے، اور شرک و بدعت کی سزا جہنّم! —— جو یقیناً کوئی خوشگوار مقام نہیں ہے:

"اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا" (الفرقان: ٦٦)

"(بلکہ) وہ تو بڑا ہی برُا مقام، بدترین جائے قرار ہے!"

اعاذنا اللہ منه، وما علينا الاّ البلاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ مالیرکوٹلوی

جسے خدا نہ ملا کوئی مدّعا نہ ملا

متاعِ سوز ملی، درد کا خزانہ ملا
خدا کے در سے طلبگارِ غم کو کیا نہ ملا

جو ناشناسِ خودی ہے، اسے خدا نہ ملا
جسے خدا نہ ملا، کوئی مدّعا نہ ملا

بروزِ حشر پشیمانیوں سے کیا حاصل
کوئی عمل بھی سزاوارِ یک جزا نہ ملا

یہ رہبرانِ رہِ مدّعا پہ ثابت ہے
کہ مصطفےٰ کا سا کوئی اور رہنما نہ ملا

جو نقشِ پائے محمدؐ کی راہ پر نہ چلے
بھٹک گئے وہ کچھ ایسے کہ راستہ نہ ملا

بڑھائی رسمِ محبت ہزار دنیا میں
کہیں بھی عاجزِ بے کس کو آشنا نہ ملا